# شرحُ السُّنّہ للبغوی

اِس کتاب کے شروع میں : حدیث ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ ، اس روایت کے راوی حضرت عمرؓ ہیں ۔ اور غالباً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس واسطوں سے اور کبھی آٹھ و نو واسطوں سے بغوی تک پہنچی ہے ۔

بغوی کی کنیت ابو محمد ہے اور نام حسین بن مسعود ۔ ان کو فراء و ابن الفراء بھی کہتے ہیں ، جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے آباؤ اجداد میں سے کوئی پوستین سی کر فروخت کرتا تھا لُغتِ عرب میں پوستین کو فَرو کہتے ہیں ۔ "بغو" جو ان کا وطن ہے اس کی طرف نسبت ہے ، "بغو" کی اصل "بغشور" ہے جو بَغ کور کا معرب ہے اور یہ ایک معمور و آباد شہر ہے جو ہرات اور مَرو کے درمیان واقع ہے ۔ شور کو حذف کر کے بَغ کی طرف نسبت کی تو بَغوی ہو گیا ۔ یہ لفظ ثنائی ہے مگر زیادتِ واو کی وجہ سے ثلاثی ہو گیا ہے ۔ ان کو تین فنون میں مہارت حاصل تھی اور ہر ایک فن کو معراجِ کمال پر پہنچایا ہے ۔ بے نظیر محدّث اور بے عدیل مُفسّر تھے فقیہ بھی تھے ۔ شافعی مذہب رکھتے تھے ۔ تمام عمر تصنیف اور حدیث و تفسیر و فقہ کے درس میں مشغول رہے ۔ ہمیشہ باوضو درس دیتے تھے ۔ فقہ میں قاضی حُسین (بن محمد) کے شاگرد ہیں ، جو صاحبِ تعلیقہ اور اجلِ شوافع میں سے ہیں ۔ اور حدیث میں ابوالحسن داؤدی کے شاگرد ہیں جن کا نام عبدالرحمٰن بن محمد ہے جو زمرۂ محدثین میں داخل ہیں ، اور یعقوب بن احمد صیرفی و ابو یوسف جوینی اور نیز دیگر محدثین سے فوائد بے شمار حاصل کیے ۔ قائم اللیل اور صائم النہار تھے ۔ زہد و قناعت میں زندگی گزارتے تھے ۔ افطار کے وقت خشک روٹی کے ٹکڑے پر اکتفا فرماتے تھے ۔ جب لوگوں نے بے حد اصرار کے ساتھ یہ عرض کیا کہ خشک روٹی کھانے سے دماغ میں خشکی ہو جائے گی تو بطور نانخورش (سالن) کے روغن زیتون مقرر کیا ۔

[illegible] بمقام مَرو و رُوذ انتقال ہوا اور اپنے استاد قاضی حسین کے مقبرہ میں [illegible]

(بستان المحدثین تالیف شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ)